ڈاکٹر تسنیم فاطمہ *

# قائد اعظم: قومی زبان اور ذریعہ تعلیم

**Abstract:** *Every Nation need some mark of identification for success. Language is the Prime mark of identification of any Nation and their culture. The National language creates feelings of Unity and Love for Country. Our beloved country Pakistan has four provinces and its national language is Urdu. Quaid-e-Azam and other Muslim Leaders declared Urdu as the National language of Pakistan. Urdu is the only language in Pakistan which has all the National qualities and it is also the source of communication. Furthermore, from Educational purpose and Islamic concept, Urdu has the ability to express and understand each other and to create National Unity in Pakistan. This is the reason that there is need to make Urdu source of Education in all levels. Especially, Quaid-e-Azam and many others favored Urdu as a source of Education.*

برصغیر کے کروڑوں مسلمان جو برطانوی دور حکومت میں اقتصادی بدحالی، تعلیمی پسماندگی اور معاشرتی ناانصافیوں کا شکار تھے ان کی نگاہیں ایسے رہنما کو تلاش کر رہی تھیں کہ جو انہیں اس کسمپرسی کی حالت سے نکالنے کے لئے رہنمائی کرے اور ان کا کھویا ہوا نام واپس دلا سکے اور رب کائنات کا شکر کہ قائد اعظم کی صورت میں مسلمانان ہند کو وہ رہبر ملا کہ جس نے بہت بڑی مسلم تحریک کو قائدانہ انداز سے چلایا اور کروڑوں بے چین افراد کو منظم تحریک کی صورت میں یکجا کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ایک جداگانہ مملکت 14 اگست 1947 کو دنیا کے نقشے پر ابھری(۱)۔

قائد اعظم صرف ایک سیاسی رہنما نہ تھے بلکہ ان کو مسلمانوں کی تمام تر پسماندگی کا احساس تھا اس سلسلے میں جو تعلیمی صورتحال تھی اور وہ بھی ان خطوں میں جو مملکت پاکستان میں شامل تھے تعلیمی پسماندگی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی پاکستان آزاد ہونے کے ساتھ ہی ایک سنگین مسائل سے دوچار ہوا مگر جس جذبے محبت و یگانگت نے قیام پاکستان کو ممکن بنایا اسی راستے پر چلتے ہوئے قائد اعظم کی رہنمائی میں تعمیر استحکام کا آغاز ہوا۔ اور بابائے قوم محمد علی جناح نے ان تمام حالات میں تعلیم کے اہم ترین شعبے کی جانب خصوصی توجہ فرمائی اور فروغ تعلیم کو ترجیحی بنیاد پر پیش نظر رکھا۔ اس وقت جب کہ مہاجرین کی بحالی کے لئے مہاجر کیمپ قائم کئے گئے تھے۔ مہینوں تعلیم

* انچارج، ٹیچر ایجوکیشن ڈپارٹمینٹ، وفاقی اُردو یونیورسٹی،

وتدریس جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی ممکن نہ ہوسکی۔اس کی وجہ یہ رہی تھی کہ تعلیمی اداروں کو آنے والے مہاجرین کے لئے کیمپ کے طور پر استعمال کیا جارہا تھا۔ یہ ساری صورتحال قائداعظم کی توجہ تعلیم کی جانب سے نہ ہٹا سکی۔

> "It was equally aware of the importance of education as the most essential sector and the integral part of the development of the new born country. The first all Pakistan Education conference was therefore, called at Karachi from November 27 to December 1, 1947." (۲)

پانچ روز تک رہنے والی اس پہلی کل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس پاکستان کے تمام صوبوں کے وزراءاور ماہرین تعلیم مدعو کئے گئے اور اس کانفرنس میں تقریبا" تمام بنیادی تعلیمی مسائل زیر غور آئے۔ نظام تعلیم کے حوالے سے زبان کے مسئلے کو خاص طور پر زیر بحث لایا گیا۔ "کسی قوم کی اعلیٰ تعلیم کے لئے زبان کے کردار کو ہم نظر انداز نہیں کرسکتے۔"(۳)۔اس کانفرنس میں قائداعظم کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اس کانفرنس کے نتائج فائدہ مند ثابت ہوں گے اور ملک کا مستقبل تعلیم وتربیت پر منحصر ہوگا۔ کانفرنس کے صدر مرکزی وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن تھے جن کا تعلق مشرقی بنگال سے تھا۔ انہوں نے خطبہ صدارت کے دوران اردو زبان کے حق میں مدلل انداز میں اپنے خیالات شرکاء کے سامنے پیش کئے۔ پاکستان کی اس پہلی کانفرنس میں تمام صوبوں سے مختلف زبانیں بولنے والے زبان دان شریک رہے۔ لیکن اس نکتے پر سب متفق تھے کہ "اردو کو ہر شعبہ تعلیم میں لازمی زبان قرار دیا جائے اور تعلیمی ترقی کی رفتار کے ساتھ بتدریج اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔"(۴)

> In his decade of days in East Pakistan, Jinnah spoke on the topic of language repeatedly, and strongly. Speaking at his first public gathering in Dacca on March 21, 1948, Jinnah had a broad smile as he viewed the swarming maidan
>
> As he conjured the new nation of Pakistan, Jinnah also wanted the country to have one state language, one lingua franca. He had heard the debate in the CAP and the public protests against the imposition of Urdu in East Bengal and was adamant to put an end to the debate, once and for all. After all, he was the founder of the country — the Great Leader, and his word would and should be final.(۵)
>
> "Let me make it very clear to you that the State Language of Pakistan is going to be Urdu:Jinnah" (۶)

قائداعظم کو اس حقیقت کا شدید احساس تھا کہ اردو برصغیر کے مسلمانوں کی قومی زبان ہے وہ سرسید احمد خان کے افکار و نظریات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی قومی وملی اہمیت اور اردو ذریعہ تعلیم کی افادیت سے بھی بخوبی آشنا تھے۔ بابائے قوم اردو مولوی عبدالحق

اور انجمن ترقی و توسیع سے ان کی وابستگی محتاج بیان نہیں ہے۔ اسی لئے قیام پاکستان سے پہلے ہی انہوں نے واضح الفاظ میں فیصلہ صادر کر دیا کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہو گی۔

> Quaid-e-Azam showed his strong categorical and emphatic support for Urdu by advocating that it would the state language, since it was 'nurtured by 100 million Muslims' and 'embodies the best in Islamic culture'. He linked language with national unity when he declared that "without one state language, no nation can remain tied up solidly together and function" (۷)

قائد اعظم نے اردو ذریعہ تعلیم کی پر جوش حمایت کی۔ اس تائید کا سبب یہ تھا کہ بر صغیر کے جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت آباد تھی ان میں سے اکثر علاقوں میں ذریعہ تعلیم کے طور پر اردو زبان استعمال کی جاتی تھی۔ قائد اعظم اس تعلیمی زیاں کو پوری گہرائی سے جانتے تھے جو انگریزی کو بر صغیر میں ذریعہ تعلیم کے طور پر نافذ کرنے کی بناء پر ہوا تھا۔ جنوبی ایشیاء میں برطانوی تعلیمی نظام کی ابتداء 1813 سے ہوئی۔ لارڈ میکالے جو 10 جون 1834 کو ہندوستان میں آیا وہ گورنر جنرل کی ایگزیکٹیو کونسل کے اراکین قانون میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیم عامہ کمیٹی کے صدر کے عہدے پر بھی فائز تھا۔ 1834 کو یہ مسئلہ کہ ذریعہ تدریس انگریزی زبان ہو یا دیگر مشرقی زبانوں میں سے کوئی مسئلہ اس کے سامنے فیصلے کے لئے آیا۔ اور جب فیصلہ گورنر جنرل کی کونسل میں بھیجا گیا تو لارڈ میکالے کا پر زور موقف تھا کہ ہندوستان کا قدیم تعلیمی نظام بنیادی طور پر ختم کیا جائے۔ اس نے انگریزی زبان کو تمام دیگر علوم کے لئے ذریعہ تدریس بنانے کی پر زور سفارش کی اور میکالے کا یہ عمل آئندہ برطانوی تعلیمی پالیسی کا اساسی اصول قرار پایا۔ جس کے نتیجے میں ہندوستانی نظام تعلیم اپنی قومی شناخت کو بر قرار نہ رکھ سکا۔ بر صغیر میں انگریزوں کی تعلیمی پالیسی اور انگریزی کو بطور ذریعہ تعلیم رائج کرنے کی وجہ سے تعلیمی نظام اور شرح خواندگی بری طرح متاثر ہوئی۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ جس وقت انگریزوں نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی مدارس کے تعلیم یافتہ کا اوسط 25 سے 33 فیصد تھا اور جب انگریز بر صغیر سے گئے تو خواندگی کی شرح 11،8 فیصد تھی اور اسکولوں سے تعلیم حاصل کرنے والے افراد 5 فیصد سے بھی کم تھے۔ تیزی سے اس روبہ زوال شرح خواندگی کا سبب ذریعہ تعلیم کی تبدیلی تھا۔ اس لئے قائد اعظم محمد علی جناح اس حق میں نہیں تھے کہ اردو کی جگہ کوئی اور زبان رائج کی جائے۔ آڈرلے اوسلر کہتے ہیں کہ :

> "For most educators it is probably much easier to obtain material in their own language". (۸)

اپنی زبان میں تعلیم و تدریس اور خیالات کے اظہار کا بہترین ذریعہ اپنی زبان ہوتی ہے دوسری کوئی زبان اس کی جگہ حاصل نہیں کر سکتی کسی بھی تہذیب اور معاشرے کے وجود میں آنے کے لئے زبان کلیدی اہمیت کی حامل قرار پاتی ہے۔ "ابن خلدون نے اپنے "مقدمہ تاریخ" میں اور شاہ ولی اللہ نے: حجتہ اللہ البالغہ "میں زبان کو ان بنیادی عوامل میں شامل کیا ہے جن سے کوئی اجتماع وجود میں آتا ہے اور ترقی پاتا ہے۔ زبان اس کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے (۹)۔ بیشک کامیاب نظام تعلیم کے لئے ضروری ہے کہ کسی نظام تعلیم

میں جو زبان ذریعہ تعلیم قرار پائے وہ طلباء با آسانی سمجھ سکیں۔ ذریعہ تعلیم کے لئے قائد اعظم نے اردو کی حمایت کی تو اس کا مدعا کسی مقامی زبان کی نفی نہیں تھا۔

1948 میں قائد اعظم نے ڈھاکہ کی مصروفیات اور بعض جلسوں میں زبان کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ ڈھاکہ میں 12 مارچ 1948 کو بابائے قوم نے اپنے آخری بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں پاکستان کی زبان کے حوالے سے اپنے موقف کو بیان کرتے ہوئے اردو کو پاکستان کی ریاستی زبان بنانے کی بات واضح انداز میں کی۔

> "Though he spoke to a Bengali language audience and informed them 'in the clearest language' that the State language of Pakistan is going to be Urdu and no other language." (۱۰)
>
> Any one who tries to mislead you is really the enemy of Pakistan. Without one State language, no nation can remain tied up solidly together and function…Therefore, so far as the State Language is concerned, Pakistan's language shall be Urdu." (۱۱)

اردو کی اہمیت کے پیش نظر ماہرین نے پہلی ہی تعلیمی کانفرنس میں اسے قومی زبان بنانے اور جن علاقوں میں اُردو ذریعہ تعلیم نہیں تھی اسے لازمی مضمون کا درجہ دینے کا معاملہ طے کیا تھا۔ 24 مارچ 1948 کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

> Let me restate my views on the question of a state language for Pakistan. For official use in this province, the people of the province can choose any language they wish... There can, however, be one lingua franca, that is, the language for inter-communication between the various provinces of the state, and that language should be Urdu and cannot be any other...The state language, therefore, must obviously be Urdu (۱۲)

قائد اعظم کو اس حقیقت کا شدید احساس تھا کہ اردو برصغیر کے مسلمانوں کی قومی زبان ہے وہ سر سید احمد خان کے افکار و نظریات، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کی قومی و ملی اہمیت اور اردو ذریعہ تعلیم کی افادیت سے بھی باآشنا تھے۔

> There can be only one state language if the component parts of this state are to march forward in unison and that language, in my opinion, can only be Urdu. (۱۳)

قائد اعظم نے پاکستان بننے سے پہلے اور بعد میں مسلسل پاکستان میں اردو قومی زبان اور ذریعہ تعلیم کی اہمیت بیان کی مگر آج ہم پاکستان میں اردو کو اس طرح رائج نہیں دیکھ رہے جیسا کہ قومی زبان کا حق ہے۔

ساہتیہ اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کہتے ہیں "دہلی میں اور بہار میں اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا جا چکا ہے جنوبی ہندوستان میں اس وقت جتنی اردو پڑھائی جاتی ہے اتنی ہندی نہیں پڑھائی جاتی۔ جنوبی ہندوستان میں اردو کا کوئی مسئلہ نہیں۔ اردو پھل

پھول رہی ہے، بچے اسکولوں اور یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں ہندوستان کی اڑھائی سو یونیورسٹیوں میں اردو شعبے ہیں، قانونی طور ہر کوئی اسکول کالج یا یونیورسٹی ایسی نہیں جو اردو کو اس کے رسم الخط میں نہ پڑھاتی ہو۔" (۱۴)

یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ قائداعظم کی عمر عزیز نے اتنی مہلت نہیں دی کہ وہ جیتے جی پاکستان کے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کی ان کوتاہیوں کو دیکھ سکتے جو نفاذ اردو کے سلسلے میں محض اس لئے روا رکھی گئیں کہ انگریزی کی بالادستی قائم رہے۔ صورتحال یہ ہے کہ مستقل سات دہائیوں سے قائداعظم کے ارشادات کو تواتر سے دہرایا جارہا ہے۔ قومی سطح پر بھی حکومت کی جانب سے ایسے اقدامات کی خوشخبریاں ملتی رہی ہیں کہ نہ صرف شعبہ تعلیم کی تمام جہتوں میں بلکہ حکومت پاکستان کے ہر شعبے میں اردو زبان کا نفاذ ہونا چاہئیے مگر اب سرکاری محکموں اور اداروں سے قطع نظر نجی شعبوں میں جو تعلیمی ادارے قائم کئے جارہے ہیں یا کئے جاچکے ہیں ان کا مقصد تعلیم کو تجارت بنانا ہے انگلش میڈیم اسکولوں کی بھرمار ہے ان میں کمسن بچوں کے لئے بھی نصابی کتب کا انبار ہے۔ جس میں برائے نام ایک کتاب اردو میں بھی ہوتی ہے۔ اگر یہ عالم مستقل رہا تو کس طرح اردو کو قرار واقعی زبان ہونے کا وہ منصب حاصل ہوسکے گا جو ہمہ جہت قومی ترقی کا سبب بنے اور قائداعظم کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکے۔

## حوالہ جات:


١. Ghaffar,Dr. S. Abdul, Education in Pakistan,unit-3, Educational Policies in Pakistan, p-71, publisher, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2004.

۲۔ احمد پروفیسر خورشید، نظام تعلیم نظریہ، روایت مسائل، انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، دسمبر 1993ء ص۔ 149-

۳۔ ذوالفقار، ڈاکٹر غلام حسین، اختر، ڈاکٹر نسرین، قومی زبان کے بارے میں اہم دستاویزات، جلد دوئم، حصہ اول، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1986ء ص۔8

۴۔ احمد پروفیسر خورشید، نظام تعلیم نظریہ، روایت مسائل، انسٹیٹوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، دسمبر 1993ء ص۔148

۵. http://tns.thenews.com.pk/jinnah-culture-language/#.WUD5qs9xntQ

۶. http://potdrum.com/highlights/support-urdu-as-the-official-language-of-pakistan

۷. http://www.awamipolitics.com/importance-of-urdu-as-a-national-language-2989.html

۸. Audrey, Osler, Development Education, Global perspective in the Curriculum printed by Red Wood book, Trowbridge, Wiltshire, Great Britain, 1994, pg.No.104.

۹. Wolpert, Stanley, Jinnah of Pakistan, Published by Oxford University Press, Karachi, Pakistan, 2nd Impression, 1993, pg.No.359.

١٠. http://tns.thenews.com.pk/jinnah-culture-language/#.WUD5qs9xntQ

١١. Fazul-ur-Rehman, New Education in the making of Pakistan, Casse and Co.Ltd.,London, 1953,p.57.

١٢. http://www.londoni.co/index.php/history-of-bangladesh?id=118

١٣. https://www.dawn.com/news/1029000

۱۴۔ گوپی چند نارنگ، روزنامہ جنگ، "سنڈے میگزین"، 11 تا 17 نومبر، 2007ء، ص-12-


☆☆☆☆☆